60131 ـ عورت كے ليے چھوٹى قميص كے نيچے پتلون پہننے كا حكم

سوال

كيا ميرے ليے كھلى اور چوڑى پينٹ (پتلون) اور اس كے اوپر ٹخنوں سے ايک بالشت تك لمبى قميص پہننى جائز ہے، جس ميں كوئى شگاف وغيرہ نہ ہو اور نہ ہى باريك اور تنگ ہو ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

غير محرم مردوں كے سامنے جو لباس عورت پہن كر آسكتى ہے اس ميں آٹھ شروط كا ہونا ضرورى ہے، شروط درج ذيل ہيں:

1- وہ لباس سارے جسم كے ليے ساتر يعنى سارے جسم كو چھپانے والا ہو، جس ميں ہاتھ اور چہرہ بھى شامل ہيں

2- وہ لباس كھلا اور واسع ہو، جو نہ تو جسم كے اعضاء كا حجم واضح كرتا ہو، اور نہ ہى جسم كے خد و خال واضح كرے.

3- باريك نہ ہو كہ جلد كى رنگت واضح كرتا پھرے.

4- وہ لباس خود بھى زينت كا باعث نہ ہو، مثلا اس پر كڑھائى اور كشيدہ كارى كى گئى ہو.

5- اس لباس كو خوشبو نہ لگائى گئى ہو.

6- وہ لباس مردوں كے لباس كى مشابہ نہ ہو.

7- وہ لباس كافر عورتوں كے لباس سے مشابہ نہ ہو.

8- لباس شہرت حاصل كرنے كا باعث نہ ہو.

ديكھيں: "آداب الزفاف"از: البانى رحمہ اللہ (177) اور "حجاب المراۃ المسلمۃ" از: البانى رحمہ اللہ (19 ـ 111) اور "عودۃ الحجاب" (3 / 145 ـ 163).

اس بنا پر عورت کے لیے مردوں کے سامنے پینٹ (پتلون) یا پائجامہ پہن کر آنا جائز نہیں ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" میری رائے تو یہ ہے کہ مسلمانوں کو نت نئے اسٹائلش ملبوسات کے پیچھے نہیں بھاگنا چاہیے جو اِدھر اُدھر سے مسلمانوں میں آ رہے ہیں؛ اور ان ملبوسات میں بہت سے تو اسلامی لباس کے شایان شان نہیں، اسلامی لباس مکمل ساتر ہوتا ہے، جبکہ یہ لباس مختصر ، یا پھر تنگ اور بہت زیادہ باریك ہوتے ہیں، اس میں پتلون اور پینٹ بھی شامل ہے، کیونکہ یہ عورت کی ٹانگوں کا مکمل حجم ظاہر کرتی ہے، اور اسی طرح پیٹ اور پہلو بھی واضح کر دیتی ہے، چنانچہ پینٹ شرٹ پہننے والی عورت درج ذیل صحیح حدیث کا مصداق بنتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " جہنمیوں کی دو قسمیں ہیں جنہیں میں نے[ابھی تک] نہیں دیکھا، ایك وہ قوم جن کے ہاتھوں میں گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے وہ اس سے لوگوں کو مارینگے، اور [دوسری قسم]وہ لباس پہننے والی ننگی عورتیں جو خود مائل ہونے والی اور دوسروں کو مائل کرنے والی، ان کے سر بختی اونٹوں کی مائل کوہانوں کی طرح ہونگے، وہ نہ تو جنت میں داخل ہونگی اور نہ ہی جنت کی خوشبو ہی پائیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو بہت ہی دور کی مسافت سے پائی جاتی ہے " انتہی، مسلم :(2128)

ماخوذ از: "مجموع فتاوی شیخ ابن عثیمین"

شیخ عبد الرزاق عفیفی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب عورت پتلون اور پینٹ پہن کر اوپر مکمل لباس پہنے جو اس کو چھپا کر رکھے تو اس میں مردوں سے مشابہت نہیں ہوتی جب تك پینٹ اور پتلون نیچے پہن رکھی اور اوپر لمبی قمیص وغیرہ ہو " انتہی

ماخوذ از: فتاوی شیخ عبد الرزاق عفیفی صفحہ نمبر (573)

اصل یہ ہے کہ خواتین کا لباس پورے جسم کو ڈھانپ کر رکھےجس سے عورت کے قدموں کا ظاہری حصہ بھی ڈھک جائے، اس کی دلیل ترمذی: (1731)، نسائی: (5336)، ابو داود:(4117) اورابن ماجہ :(3580)کی درج ذیل حدیث ہے:ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(جس نے بھی تکبر کے ساتھ کپڑا لٹکایا اللہ تعالی روز قیامت اس کی جانب دیکھے گا بھی نہیں) تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: "تو پھر عورتیں اپنی لٹکتی ہوئی چادروں کا کیا کریں ؟" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(وہ ایك بالشت تك اسے ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر رکھیں)وہ کہنے لگیں:" پھر تو ان کے پاؤں ننگے ہو جایا کرینگے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(تو پھر وہ ایك ہاتھ نیچے لٹکا لیا کریں، اور اس سے زیادہ نہیں)

البانی رحمہ اللہ نے "صحیح سنن ترمذی" میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

باجی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا عورت کا اپنے کپڑے کو ایك بالشت تک لٹکانے کے متعلق یہ کہنا کہ: " پھر تو عورت کے پاؤں ننگے ہوا کرینگے "اس سے ا نکی مراد یہ تھی کہ اتنا کپڑا اسے ڈھانپنے کے لیے ناکافی ہے؛ کیونکہ جب وہ تیز چلے گی تو پیچھے کپڑا کم ہونے کی بنا پر اس کے پاؤں ننگے ہو جایا کرینگے، اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا:" تو پھر وہ ایك ہاتھ نیچے لٹکا لیا کرے، اس سے زیادہ نہیں " انتہی

ماخوذ از: "المنتقی"

اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

"عورت کے لیے کپڑے لمبے رکھنا مستحب ہے یا کہ واجب ؟ اور کیا اگر کپڑے چھوٹے ہوں تو پاؤں میں جراب پہن لینا کافی ہے کیونکہ اس سے پنڈلی نظر نہیں آئے گی؟ اور عورت ایك ہاتھ یا گز کپڑا لمبا کس طرح رکھے، آیا ٹخنوں سے ایك ہاتھ نیچے یا کہ گھٹنے سے ایک ہاتھ نیچے؟

تو انہوں نے جواب دیا:

" مسلمان عورت سے مطلوب یہی ہے کہ وہ مردوں سے اپنا سارا جسم چھپا کر رکھے، اسی لیے اس کے لیے ایك ہاتھ کپڑا نیچے لٹکانے کی رخصت دی گئی ہے کہ اس کے پاؤں بھی ننگے نہ ہوں، حالانکہ مردوں کو ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے سے منع کیا گیا ، جو اس بات کی دلیل ہے کہ عورت سے مطلوب یہی ہے کہ وہ اپنا سارا جسم چھپا کر رکھے۔ اور جب وہ جرابیں بھی پہنتی ہے تو یہ پردے میں احتیاط اور اضافہ کا باعث ہے، یہ اچھا ہے، چنانچہ جرابیں پہننے کے باوجود بھی عبایا لمبا ہی ہوگا"اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے " انتہی

"المنتقی من فتاوی شیخ الفوزان" (5 / 334)

حاصل کلام یہ ہوا کہ:

عورت کے لیے لازم ہے کہ ا سکا جلباب [کندھوں سے قدموں تک کی لمبی قمیص]ٹخنوں سے بھی لمبی ہو،چنانچہ ٹخنوں سے ایك بالشت اونچی جلباب عورت کے لیے جائز نہیں، چاہے اس کی پنڈلیاں اور قدم پینٹ یا جرابوں کے ساتھ ڈھکی ہوں؛ کیونکہ اس میں مردوں سے مشابہت ہوتی ہے، جنہیں اپنا لباس ٹخنوں سے اونچا رکھنے کا حکم ہے، اور پھر ایسا کرنے میں عورت کی ٹانگ کا حجم بھی واضح ہو جاتا ہے۔

واللہ اعلم .